Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | اتوار ۳ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۳ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۳ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۷۴

انکشاف کے بعد ایمان

"وہ لوگ بڑے ہی بدقسمت ہوتے ہیں جو انتظار ہی میں اپنی عمر گذار دیتے ہیں اور پردہ برانداز ثبوت چاہتے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ جیسا خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے انکشاف کے بعد ایمان نفع نہیں دیتا۔ نفع میں وہی لوگ ہوتے ہیں اور سعادت مند وہی ہیں جو مخفی ہونے کی حالت میں شناخت کر لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـــ ۲۴)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو اجرام سماوی کتنے بڑے اور عظیم الشان نظر آتے ہیں اور اُن کی عظمت کو دیکھ کر ہی بعض نادان ان کی پرستش کی طرف جھک پڑے ہیں اور انہوں نے اُن میں صفاتِ الٰہیہ کو مان لیا۔ جیسے ہندو یا اور دوسرے بُت پرست یا آتش پرست وغیرہ جو سورج کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج اپنے اختیار سے چڑھتا ہے یا چُھپتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر وہ کہیں بھی تو اس کا کیا ثبوت دے سکتے ہیں وہ ذرا سورج کے سامنے یہ دعا تو کریں کہ ایک دن وہ نہ چڑھے یا دوپہر کو مثلاً چھپ جاوے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کوئی اختیار اور ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا ٹھیک وقت پر طلوع اور غروب تو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس کا اپنا ذاتی کوئی اختیار اور ارادہ نہیں۔ ارادہ کا مالک تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو اور کرنے والے امر کو کرے اور نہ کرنے والے کو نہ کرے۔

غرض اگر قبولیتِ دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے اور ہوئے۔ اور حقیقت میں جو لوگ قبولیتِ دعا کے قائل نہیں ہیں اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا۔ وہ خدا ہی کا قائل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـــ ۲۰۴ و صـــ ۲۰۵)

• مکرم حنیف الرحمٰن صاحب ستوری جن کا پچھلے دنوں لنڈن میں گردے کی تبدیلی کا اپریشن ہوا تھا اور ان کے بھائی مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید مربی سلسلہ جنہوں نے ایک گردہ اپنے بھائی کے لئے پیش کیا ہے۔ دونوں تاحال ہسپتال میں ہیں اور روبصحت ہیں۔ احباب سے ان کی جلد شفائے کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

مکرم ماسٹر محمد اختر صاحب جاوید صدر محلہ طاہر آباد ربوہ کو اللہ تعالےٰ نے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کا پوتا اور مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب آف لیہ کا نواسہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "منور جاوید" عطا فرمایا ہے۔

چندہ وقفِ جدید

لجنات توجہ کریں

جیسا کہ الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ ۲۴ نومبر تا ۳ دسمبر ۱۹۸۹ء ہفتہ وقف جدید منایا جائے گا۔ ان دنوں میں لجنات بھی پوری کوشش کریں کہ تمام بقایا جات وصول کرنے میں مدد کریں۔ جو ابھی تک شامل نہیں ان کو شامل کرنے کی تحریک کریں اور ناصرات کی طرف خصوصی توجہ دیں کہ ناصرات کی ہر بچی چندہ وقفِ جدید میں شمولیت کرے پھر اطلاع بھی دیں کہ اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲، نومبر ۱۹۶۶ء صـــ ۵)

اخلاق کا پہلا مرحلہ

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک انسان اخلاق کی باریکیوں کو سمجھ نہیں سکتا۔ بعض حصے مخفی ہوتے ہیں اور وہ خدا کی طرف سے ان لوگوں پر کھولے جاتے ہیں جن کے اخلاق خدا تعالیٰ کے حضور میں پسندیدہ ہوتے ہیں۔ اور وہ اخلاق قرآن اور حدیث ہی میں سے کھولے جاتے ہیں۔ اور وہ اس وقت کھلتے ہیں جب وہ ظاہر میں نظر آنے والے اخلاق پر عمل کرتا ہے۔ اس کی حالت اس وقت اور ہوتی ہے۔ باقی لوگوں کی اور ہوتی ہے۔ مگر اس مقام پر ہر ایک شخص نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان اخلاق میں بھی ایک اوسط ہوتی ہے۔ جس طرح ہر ایک یونیورسٹی میں ایک اوسط نمبروں کی ہوتی ہے۔ جو اتنے نمبر حاصل کر لے، وہ پاس سمجھا جاتا ہے۔ اور جو اتنے نمبر حاصل نہ کرے اس کو پاس نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح ایک انسان خدا سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر اس میں اس اوسط تک اخلاق نہ ہوں۔ اور یہ ممکن ہے کہ وہ بہت اعلیٰ درجہ کے اخلاق نہ رکھتا ہو مگر خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق پیدا ہو جائے۔ اسلئے ایمان لانیوالے کا فرض ہے کہ اپنے اندر کم از کم اوسط اخلاق پیدا کرے اور اس پر وہ سہولت سے قابو پا سکتا ہے۔ اور جو باریک اخلاق ہیں وہ بعد میں اس پر نازل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یہی کہ فلاں شخص سے کیا معاملہ کرنا چاہئیے اور فلاں سے کیا۔ مگر یہ اصولی باتیں نہیں ہوتیں۔ ان کا افراد سے تعلق ہوتا ہے۔ لیکن جو باتیں موٹی ہیں اور جو اصولاً نہایت ضروری ہیں۔ اور ان پر انسان قبضہ پا سکتا ہے اور عام اخلاقی نقائص کو ان کے ذریعہ دُور کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک بہت اہم اور نہایت ضروری یہ ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۳؍ فتح ۱۳۶۸ ہش ۳؍ دسمبر ۱۹۸۹ء

دُعا کریں اور کروائیں

کسی سے کوئی کام کروانا ہو تو اسے کہنے یا کہلوانے کی ضرورت ہے۔ خود ہی کہنے کی صورت میں اپنے تعلقات قریبی ہونے چاہئیں۔ آپ کی نہ صرف واقفیت ہو بلکہ دوستی ہونی چاہیئے جبھی تو وہ آپ کی بات مانے گا بلکہ آپ کو بھی کہنے کا حوصلہ اسی وجہ سے پڑے گا کہ آپ کے اس سے اچھے تعلقات ہیں۔ تعلقات ہوں تو آپ کھل کر بات کریں گے اور زور دے کر۔ محبت اور اُنسیت کا زور دے کر۔ آپ تقاضا کریں گے کہ آپ کا کام کر دیا جائے۔

کہلوانے کی ضرورت ہو تو آپ پہلے یہ دیکھیں گے کہ جس سے کہلوانا ہے اس کے اس شخص کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں جس سے کام نکلوانا ہے۔ اگر تعلقات ہیں اور اچھے ہیں تو آپ اس شخص سے کہیں گے کہ وہ آپ کی سفارش کرے تا کہ آپ کا کام ہو جائے۔ آپ کو ایک خاص حد تک اطمینان ہو جائے گا کہ آپ کا کام ہو جائے گا۔

یہ دونوں باتیں دعا کے سلسلہ میں بھی ضروری ہیں۔ آپ خود اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ اس صورت میں آپ کو یہ دیکھنا ہوگا کہ آپ کے اللہ تعالیٰ سے کیا تعلقات ہیں۔ آپ اس کی بات کہاں تک مانتے ہیں کہ آپ اس سے امید رکھیں کہ وہ آپ کی بات مانے گا۔ آپ اس کے متعلق یہ یقین کہاں تک رکھتے ہیں کہ وہ آپکی بات مان سکتا ہے اور بات مان کر آپ کا کام نکال سکتا ہے۔ گویا اس کی طاقتوں پر مکمل یقین ہونا چاہیئے۔ یہ یقین آپ کی دُعا میں جوش بھی پیدا کرے گا اور جذبہ بھی اور آپ کی دُعا کی کامیابی میں ایک ثبوت کی بھی حیثیت رکھے گا۔

ہماری جماعت خدا کے فضل سے ایک ایسے مقام پر کھڑی ہے جہاں اسے یقین ہے کہ دُعا کی ضرورت بھی ہے اور جس سے دعا کرنی ہے وہ دعاؤں کو قبول بھی کر سکتا ہے اور ہماری ہر رنگ میں مدد کر سکتا ہے۔ گویا اپنے عجز کا یقین ہے اور اللہ تعالیٰ کے قادر و توانا ہونے کا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس ایک ایسا وجود بھی ہے جو ہماری حاجات کو زیادہ بہتر طریق پر اور زیادہ جذبے اور زیادہ یقین کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ وہ ہیں ہمارے پیارے امام۔

پس آیئے ہم خود بھی دعائیں کریں اور حضور انور کی خدمت میں بھی دعاؤں کی درخواست کریں۔ ہم اپنا معاملہ خود بھی خدا کی بارگاہ میں پیش کریں اور ہمارے معاملات کو حضورِ انور بھی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کریں۔ گزشتہ سو سال سے ہم یہی کچھ کر رہے ہیں اور آنے والے وقتوں میں بھی ہم یہی کچھ کرتے رہیں گے۔

تم تو جو کچھ چاہو کہہ لو میں ہونٹوں کو سی لوں
تم غصہ چمکاتے جاؤ میں غصے کو پی لوں
یہ ناہمواری ہم کو راس آئے گی کب تک
آؤ تم بھی پیار سے جی لو میں بھی پیار سے جی لوں

ـــــ ابوالاقبال ـــــ

اسے بھی ڈر ہے زمین پر آسماں گرے گا
بدل کے رکھ دے گا شکل و صورت جہاں گرے گا

کبھی تو دیکھے گا اپنی صورت کو آئینے میں
کبھی تو اپنی نظر میں وہ بدگماں گرے گا

تم اپنی باہوں میں اسکو بڑھ کر سنبھال لینا
ہوا کے رُخ پر جہاز کا بادباں گرے گا

نجات مل جائے گی سفر کی صعوبتوں سے
سمندروں میں سراب عمر رواں گرے گا

خدا کرے آسماں کا خیمہ رہے سلامت
مکین بھی اب تو کہہ رہے ہیں مکاں گرے گا

بس ایک ہلکا سا لمس درکار ہے نظر کا
مسافتوں کا مجسمہ ناگہاں گرے گا

بدن کی اس آگ کو جلاتے رہو عزیزو
تمہارے اوپر ہی پھر پھرا کر دھواں گرے گا

پکڑنے والے بھی منتظر ہیں چھتوں پہ مضطر
کہ یہ پرندہ گرا تو اب نیم جاں گرے گا

چوہدری محمد علی

○

جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ فتح/دسمبر ۱۳۶۸ ہش/۱۹۸۹ء بروز منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے درخواست کر دی گئی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کی باتیں

ذکرِ الٰہی

حضرت امام جماعت ثالث نے ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"کچھ دنوں سے میں سوچ رہا تھا کہ جماعت کو کثرت سے ذکر اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید کرنے کی طرف اور کثرت سے درود پڑھنے کی طرف متوجہ کروں۔ اس عرصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ بُشریٰ لَہٗ بعض دوستوں نے رؤیاء بھی ایسی دیکھی ہیں جن میں اس طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

ایک دوست کے خط کی چند سطور اس ضمن میں اس وقت پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ ایک بھائی لکھتے ہیں کہ خاکسار نے چند دن ہوئے خواب میں دیکھا تھا کہ میں نہائت ہی پر زور آواز میں درود شریف پڑھتا ہوں۔ اور ایک شاہراہ پر جا رہا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ہر مقام پر انتہائی زور دار آواز سے درود شریف پڑھوں۔

اس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ پھر میں نے پڑھنا شروع کیا کہتے ہیں جب میں نے ایک عزیز کو قادیان لکھا اس کے متعلق کہ اس طرح میں نے رؤیاء دیکھی ہے آپ بھی کثرت سے درود پڑھیں۔ تو ان کی طرف سے جواب آیا کہ میرے اور میری بیوی کے دل میں معاً تحریک پیدا ہوئی کہ درود شریف بکثرت اور باقاعدہ پڑھنا چاہیئے۔ ہم درود شریف باقاعدہ ورد کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے کہ آپ کا خط اسی وقت ہمیں موصول ہوا۔ اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ تو ہم حیران تھے اور سمجھے کہ یہ توارد الٰہی تحریک پر مبنی ہے۔ ایک اور دوست کو تحریک کرنے پر انہوں نے بتایا کہ میرے تو والد صاحب (وفات یافتہ) ایک دوست کو خواب میں ملے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ میں تو یہاں بھی یعنی جنت میں ایک لاکھ مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھ رہا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم عاجز بندوں کو اللہ تعالیٰ نے جس رہ پر چلایا ہے وہ شاہراہ غلبۂ دین حق کی راہ ہے۔ اور اس راہ پر شیطان پورے زور کے ساتھ اندھیرے پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ان اندھیروں سے نجات حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس راہ کے ہر چپے کو نورانی کرنے کیلئے اپنے نور کے مینار اس وقت کھڑے کرتا ہے جب بندہ اس کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق اپنے اعمال اور اپنے اذکار کرنے والا ہے۔

نماز باجماعت

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے، گویا اس کے ذریعے الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطے سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے، ایمان لانے والوں پہ چڑھ جاتا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپؐ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں۔ اس وقت مدینے میں کچے مکانات ہوتے تھے۔ اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں۔ اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے۔ گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے۔ اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جب اس نابینا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا۔ اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پہ نماز ادا کر لیا کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے۔ تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا۔ مگر ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔ اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا، تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء اور صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑی کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں، مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعے لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں (بیت الذکر۔ ناقل) میں آنا نہایت ضروری ہے۔

ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔

نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی۔

لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

(الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء)

مصنفوں اور لیکچراروں کے نام

۱۹۲۴ء میں جب ملکی شورش کیوجہ سے انگریزی حکومت قابلِ اعتراض تقریروں یا تحریروں پر نوٹس لے رہی تھی (یعنی اپنی سمجھ بوجھ یا اپنے جذبات کیمطابق) اور ہر جگہ مقدمات چلائے جا رہے تھے اور ایک عنصر مقدمے میں گرفتار ہو کر جھٹ معافی مانگنا شروع کر دیتا تھا۔ یہ حالات دیکھ کر قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے اپنی جماعت کے تمام مصنفوں اور لیکچراروں کے نام ایک خاص ہدایت جاری فرمائی۔

اوّل تو وہ اپنی تحریروں یا تقریروں میں ایسا رنگ ہی اختیار نہ کریں جس سے ملک میں فساد ہو یا شورش پیدا ہو لیکن اگر باوجود ان کی احتیاط کے گورنمنٹ ان میں سے کسی پر مصلحت سے کوئی مقدمہ چلائے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایمان لانے والوں جیسی غیرت کو کام میں لائیں گے اور بزدلی سے اجتناب کریں گے۔ ہم گورنمنٹ کیلئے ہر جائز بات کو اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن بداخلاقی کو نہیں۔ اور بزدلی اور جھوٹ دو زبردست بداخلاقیاں ہیں۔ بس جو شخص مقدمے سے ڈر کر معافی مانگتا ہے۔ جب کہ اس کا نفس یہ کہتا ہے کہ اس نے غلطی نہیں کی اور اپنے اس فعل سے دینِ حق کی ہتک کرتا ہے۔ وہ دو گناہ کرتا ہے وہ بزدلی کا اظہار بھی کرتا ہے اور جھوٹ بھی بولتا ہے۔ پھر لوگوں کیلئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے۔ جو شخص دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ اس نے جو کچھ کہا یا لکھا ہے۔ اسمیں ہرگز کوئی بات خلافِ واقعہ یا خلافِ قانون یا خلافِ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

توکّل علی اللہ

ایڈیٹر صاحب الحکم نے لکھا۔
ایک روز بعد مغرب میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا یعنی قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی خدمت میں۔ چند اور احباب بھی موجود تھے۔ فرمایا۔ بیماری کا ابتلا بھی عجیب ہوتا ہے اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور آمدنی کم ہو جاتی ہے اور دوسرے لوگوں کی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔ میری آمدنی کا ذریعہ بظاہر طب تھا۔ اب اس رشتے کو بھی اس بیماری نے کاٹ دیا ہے۔ جو لوگ میرے حالات سے واقف نہیں وہ جانتے تھے کہ اسکو طب ہی کے ذریعے ملتا ہے مگر اب اللہ تعالیٰ نے اس تعلق کو بھی درمیان سے نکال دیا۔ میری بیوی نے آج مجھے کہا کہ ضروریات کیلئے روپیہ نہیں اور مجھے یہ بھی کہا کہ مولوی صاحب آپ نے کبھی بیماری کے وقت کا خیال نہیں کیا کہ بیماری ہو تو گھر میں دوسرے وقت ہی کھانے کو نہ ہو گا میں نے اسے کہا کہ میرا خدا ایسا نہیں کرتا میں روپیہ تب رکھتا جو خدا تعالیٰ پر ایمان نہ رکھتا۔ اس پر میں نے کہا کہ حضور آپ کی بیماری کے ابتلا کو اس قسم کا ابتلا تو نہیں کہہ سکتے آپ کو کسی خوشامد کی ضرورت نہیں ڈاکٹر اور دوسرے لوگ اپنی سعادت مندی سمجھتے ہیں کہ آپ کی خدمت اس موقعہ پر کر سکیں۔ فرمایا مجھ پر تو خدا کا فضل ہے اور یہ بھی فضل ہے میں نے عام طور پر ذکر کیا ہے۔ حضرت۔ یہ بیان کر ہی رہے تھے کہ شیخ تیمور صاحب نے مجھے کہا کہ حضرت کی ڈاک میں ایک خط آیا ہے۔ کہ ایک شخص نے ۱۲۵ روپے ذاتِ خاص کیلئے ارسال کئے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ حضرت کو علم ہے؟ شیخ صاحب نے کہا میں نے تو ابھی ڈاک نہیں سنائی۔ کل سے آیا ہوا ہے میں نہیں بتا سکتا کہ مجھ پر اس خبر نے کیا اثر کیا۔ وجد کی سی حالت ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت کا تماشہ نظر آیا۔ حیدر آباد میں سیٹھ محمد اسمٰعیل ولد حاجی امیرالدین صاحب تاجر چرم ہیں وہ بیمار ہوئے انہوں نے فوراً ۱۰۰ روپیہ حضرت کی خدمت میں بطور نذرِ خاص بھیجا۔ اس پر اچھے ہو گئے پھر دوسرے دن ایسا ہی اتفاق ہوا تو اُنہوں نے ۲۵، روپے اور بھیجے اور ایک شخص نے پنڈ دادن خان سے خط لکھا کہ جن ایام میں آپ پنڈ دادن خان میں مدرس تھے اسوقت کی چار روپیہ کی چونیاں آپ کی میرے ذمہ ہیں اب میں وہ بھیجنا چاہتا ہوں یہ دونوں خط حضرت کو سنائے گئے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایسا غلبہ ان پر ہوا کہ بے اختیار رو پڑے میں نے حضرت کو ایک دو مرتبہ اس حالت میں دیکھا ہے غمگین ہوتے تو دیکھا ہی نہیں یہ رونا خدا تعالیٰ کی خاص مہربانیوں اور جوش کا تھا اور بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے لگے۔ فرمایا۔ اللہ میرا مولا ایسا ہی قادر خدا ہے اس نے دکھا دیا ہے کہ وہ طب سے تعلق توڑ کر بھی مجھے رزق دیتا ہے۔ اور ایسے طور پر دیتا ہے کہ وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا۔ میری بیوی اس قدرت کو سمجھ نہیں سکتی۔ ناتواں ہے۔ میرا ایمان بڑا قوی ہے میرا مولا میرے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے حضرت کو جب اس طرح پر میں نے حمد الٰہی میں رطب اللسان پایا تو میرے دل میں جوش اٹھا کہ اسی وقت وہ منی آرڈر تقسیم کیا جاوے۔ چنانچہ میں خود ڈاکخانے میں گیا اور ان منی آرڈروں کی رقم کو تقسیم کیا۔ اسطرح میں نے دیکھا کہ چند منٹ پہلے بظاہر اگر فقر تھا تو اسی ساعت غناء کا نظارہ نظر آگیا۔ حضرت نے اس جوش میں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کے لئے تو خصوصاً بڑی دعا کی اور دیر تک دعا کرتے رہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس جوش میں کس کس کیلئے دعائیں کی ہونگی اور کیا کیا کی ہوں گی۔ میرا یقین ہے کہ اسوقت حضرت کی دعاؤں کی قبولیت کی گھڑی تھی اور خدا کا شکر ہے کہ اسوقت دعا کرنے والوں میں ہم بھی شامل تھے غرض اسی وقت وہ منی آرڈر آپ کو تقسیم کئے گئے جس شخص نے پنڈ دادن خاں سے چونیوں کا خط لکھا تھا فرمایا اسکو لکھ دو معاف۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں۔ ۱۸۶۸ یا ۱۸۶۹ کا معاملہ ہے ہمیں تو کچھ خبر نہیں۔ بہر حال میں اس کی دیانت پر ایمان لایا۔ اس ذکر میں پھر دیر تک اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہے اور اس واقعہ نے بتا دیا کہ کسطرح پر اللہ تعالےٰ آپ کی دستگیری فرماتا ہے۔

شذرات

سادگی

نون۔ سین

سعدی نے ایک کہانی ہم تک پہنچائی ہے اور وہ کہانی ہے ایک بہت بڑے عالم اور بزرگ کی۔ کہتے ہیں کہ ان صاحب کو ایک بہت بڑی دعوت میں مدعو کیا گیا۔ وہاں یہ اپنے عام لباس میں پہنچ گئے۔ دیکھا کہ دوسرے لوگ بہت اچھے اچھے کپڑے پہن کر آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ دعوت کا انتظام کرنے والوں نے ان کے لباس پر اعتراض کیا اور یہ خواہش کی کہ وہ اچھا سا لباس اور اس کے اوپر قیمتی چوغہ پہن کر آئیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور جب کھانا چنا جا چکا اور لوگ کھانے لگے تو ان بزرگ نے سالن اور دوسری چیزیں اپنے چوغے پر ڈالنی شروع کر دیں اور ذرا اونچی آواز میں کہنے لگے۔ کھا اور کھا۔ یہ تیری دعوت ہے میری نہیں۔ تو یہاں مدعو ہے۔ میں نہیں۔ لوگ دیکھ کر حیران ہوئے کہ انہیں کیا ہو گیا ہے۔ اچھے بھلے آدمی سے یہ حرکت سرزد ہو تو لوگ حیران تو ہوں گے ہی۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ میں عام لباس میں آیا تھا۔ میری پذیرائی نہیں ہوئی اور مجھ سے کہا گیا اچھا لباس پہن کے آؤ۔ گویا کہ یہ دعوت اچھے لباس کی ہے میری نہیں۔ اس لئے میں یہ کھانا اپنے لباس کو کھلا رہا ہوں۔ کہانی کتنی اچھی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل انسان کی قدر اس کی اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ہوتی ہے نہ کہ اس کے لباس فاخرہ کی وجہ سے۔ حضرت مصلح موعودؓ لباس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ امیروں اور غریبوں میں ایک بیّن فرق ہے۔ امیر اپنے کپڑوں کو سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے کہیں میلا نہ ہو جائے اور اس طرح وہ غرباء سے پرے پرے رہتے ہیں۔ پس لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ ہر وقت اسے یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں اس پر دھبہ نہ پڑ جائے کہیں اس پر داغ نہ لگ جائے اور اس طرح غریبوں سے اس کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبے پر عمل نہیں کیا۔ اس کے مقابلہ میں میں اس شخص کو زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑوں کے ہیں اور وہ ان کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا جو امارت اور غربت میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے جو بنی نوع انسان میں کئی قسم کی جماعتیں پیدا کرنے کا محرک ہو جائے سخت ناپسندیدہ

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہرہ شہباز ۔ ربوہ

جرائم کا انسداد

جرم ہر دَور میں ایک اہم مسئلہ رہا ہے۔ معاشرہ ہر دَور میں ہر عہد میں اپنے قوانین اور اقدار کی حفاظت کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور جب ان قوانین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو معاشرتی زندگی میں خلل پیدا ہو جاتا ہے باہمی تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ جرائم کی وجہ سے لوگوں میں عدم تحفّظ کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے سدِّباب کے لئے ضروری ہے کہ ان وجوہات کا جائزہ لیا جائے جو جرائم کا سبب ہیں۔

سب سے پہلے خاندانی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ والدین میں شعور پیدا کیا جائے کیونکہ اولاد کی تربیت کی تمام تر ذمہ داری والدین پر ہوتی ہے۔ سب سے پہلے ماؤں کا تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہے۔ اگر ماں پڑھی لکھی اور سمجھ دار ہے اولاد کی تربیت اعلیٰ پیرائے میں کر رہی ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بچے مجرم بنیں۔ ماؤں کو اولاد کی تربیت کے لئے پمفلٹ، مضامین مہیّا کئے جانے چاہئیں یا ایسی درسگاہیں کھولنی چاہئیں جو بچے کی تربیت کے لئے بڑی مفید ثابت ہوں۔ دوسری اہم کڑی غربت ہے۔ غریب والدین اپنے بچے کی ہر جائز و ناجائز خواہش پوری نہیں کر سکتے، جو بچوں میں منفی رجحانات پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ وہ اپنی ننھی ننھی معصوم خواہشات پوری کرنے کے لئے غلط طریق اپناتے ہیں۔ اور اپنے آپ پر فخر کرتے ہیں اور یہی فخر آگے چل کر پکڑ بن جاتا ہے اور ایک مزید برائی جنم لیتی ہے۔ اور یہی وہ وقت ہے کہ جب اسی بچے کی یہ پختہ عادت بن گئی۔ اور اس عادت کو کمپیوٹر بھی ختم نہیں کر سکتا۔

انسانی زندگی خواہ شہری ہو یا دیہی صحت مند ماحول کی کمی جرائم کے ایک اور باب میں اضافہ کرتی ہے۔

لہٰذا فرصت کے اوقات میں صحت مند تفریح کی عادت ضرور ڈالنی چاہیئے۔ حکومت کو تفریحی مقامات میں اضافے کی طرف بھی سوچنا چاہیئے۔ اسی طرح ہر محلہ میں فرصت کے اوقات گزارنے کے لئے الگ الگ انتظامات ہونے چاہئیں تاکہ بچے گلی کوچوں میں مارے مارے نہ پھریں۔ ایک کتب خانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ جن میں ادبی اور معیاری تعلیم حاصل کرنے کے متعلق مواد موجود ہو۔

جرائم کے انسداد کے لئے مذہبی تعلیم کی اہمیت سے بھی انکار نہیں ہے۔ بچوں کو شروع سے ہی دینی تعلیم دینی چاہیئے۔ تاکہ پختہ ذہنیت ہو جانے تک ان کو چوری، مارکٹائی، لڑائی جھگڑے اور بہت سی فضول باتوں سے نفرت پیدا ہو جائے۔

جہاں تک ممکن ہو سکے گھروں میں دوستانہ ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ لڑائی جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں۔ اس طرح بچے گھریلو ماحول سے تنگ آ کر گلی کوچوں کو پناہ گاہ بنانے کی بجائے اپنے گھریلو ماحول میں خوش رہ سکیں گے۔

کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ مجرموں کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ عموماً امیر طبقہ اپنے اثر و رسوخ اور پولیس کو مٹھی میں رکھنے سے قانون کے شکنجے میں نہیں آ سکتے۔ اپنے آپ میں اتنی خود اعتمادی پیدا کریں کہ ان مجرموں کے خلاف صف آراء ہو سکیں۔ ان سے تعلق بالکل ہی ختم نہ کریں بلکہ ان کو وقتاً فوقتاً سمجھاتے رہیں۔

آئیے ہم سب عہد کرتے ہیں کہ آج ہی سے چھوٹے چھوٹے جرموں کے بیج کو اس طرح کچل ڈالیں کہ وہ ایک تناور درخت بن ہی نہ سکے اور کوئی بھی نوجوان مجرم اپنے انجام کو پہنچ کر اپنی ماں کا کان نہ کاٹ کھائے۔ پھر دیکھئے ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ کس طرح بنتا ہے۔

وقفِ عارضی کا مقصد

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:

"وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جُوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں"

(روزنامہ الفضل ۱۴ مئی ۱۹۶۹ء)

یادِ رفتگان

مرزا مظفر احمد ۔ واشنگٹن (امریکہ)

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

ہماری پیاری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا نذیر احمد صاحب آف ڈسکہ ۱۷ ستمبر شام سوا سات بجے شیخ زید ہسپتال لاہور میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

امی جان ایک سال سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ بہت علاج ہوتے رہے۔ مگر کوئی خاص افاقہ نہیں ہوتا تھا۔ کبھی ٹھیک ہو جاتیں کبھی پھر بیمار ہو جاتیں۔ کمزوری بہت ہو چکی تھی۔ دو تین ماہ کا عرصہ دن رات چارپائی پر گزرا۔ مگر انتہائی حوصلے اور ہمّت کے ساتھ یہ وقت گزرا۔ وفات سے قبل تین ہفتہ والدہ محترمہ شدید بیمار رہیں۔ خاکسار کو اُنکی بیماری کی اطلاع دے دی گئی۔ اور مَیں اُن کی وفات سے دو ہفتہ پہلے امریکہ سے گھر پہنچ گیا تھا۔ والدہ صاحبہ کو مشن ہسپتال سیالکوٹ میں داخل کروایا گیا تھا۔ وہاں ایک ہفتہ علاج ہوتا رہا۔ مگر کوئی افاقہ نظر نہ آیا۔ تو بہتر علاج کی غرض سے انہیں لاہور شیخ زید ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں علاج سے حالت ٹھیک ہونے لگی۔ سب سے باتیں کرنی شروع کر دیں۔ خود کھانا پینا شروع کر دیا۔ اگرچہ کمزوری بہت زیادہ ہونے کے باعث اُٹھ بیٹھ نہیں سکتی تھیں۔ مگر یہ امید نہیں تھی کہ پیاری امی جان اپنی مادرانہ محبتوں اور ممتا بھری رونقوں کی محض یادیں ہمیں دے کر اس جہانِ فانی کو الوداع کہہ جاویں گی۔

وفات سے بارہ گھنٹے قبل بولنا بند کر دیا تھا۔ صرف دیکھ رہی تھیں۔ وفات کے وقت خاکسار اور ہماری بہن اور ہمارا چھوٹا بھائی خالد جاوید اُن کے پاس موجود تھے۔ سب کو بلا کر پیار کر رہی تھیں اور بہن بھائیوں اور افرادِ خاندان کے متعلق پوچھنے کی کوشش کرتیں۔

پانچ بجے شام طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور دو گھنٹے کی خاصی کوشش کے باوجود وہ سوا سات بجے شام اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دِل تو جاں فدا کر

مجھ پر خدا کا یہ خاص فضل ہے۔ کہ مَیں اُن کی چند دن خدمت کر سکا۔ خاکسار کے تین بھائی ملازمت کے سلسلے میں پاکستان سے باہر مقیم ہیں۔ ان کو امی جان کی وفات کی فوری طور پر اطلاع دی گئی۔ بڑے بھائی جان مرزا مبارک احمد صاحب نے پہنچنے کی بڑی کوشش کی مگر وہ جنازے میں شامل نہ ہو سکے۔ اور وہ امی جان کا آخری دیدار نہ کر سکے، جس کا انہیں بڑا صدمہ ہے۔ دوسرے دونوں بیٹے آ نہ سکے۔

والدہ صاحبہ کا جنازہ ٹھیک پانچ بجے احمدیہ قبرستان ڈسکہ میں مکرم ملک غلام نبی شاہد استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے پڑھایا۔

جنازہ میں جماعت احمدیہ ڈسکہ، جماعت احمدیہ موسے والا اور بھرو کے کلاں کی جماعت کے افراد نے شرکت فرمائی۔ قبر تیار ہونے پر ملک صاحب نے ہی دعا کروائی۔

ہماری والدہ صاحبہ نیک سیرت اور سادہ طبیعت کی مالک خاتون تھیں۔ اپنے خاندان میں سب سے سادہ اور خاموش طبیعت تھیں۔ اپنی شان بنانے کے لئے دکھاوے کرنا خود کو بڑا جتانے کے لئے دنیوی جتن کرنا وغیرہ سب سے دور تھیں۔ صفائی اور پاکیزگی کا بڑا خیال رکھتیں۔ میرے ابّا جان کی خدمت کرنا اپنا اوّلین فرض سمجھتی تھیں۔ کچھ سال پیشتر ابّا جان کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ابّا جان کا ایک سال سے زیادہ کا عرصہ چارپائی پر گزرا تو ہر وقت ان کا خیال رکھا۔ آپکا اندازِ زندگی فقیرانہ اور درویشانہ تھا۔ اپنی ساری اولاد سے پیار تھا۔ خصوصاً اپنی چھوٹی بیٹی سے بڑا پیار تھا۔ اور اس کا ہر وقت خیال رکھتیں۔

سات آٹھ ماہ کا بیماری کا عرصہ بڑے حوصلے اور ہمّت سے گزرا۔ بیماری کی حالت میں جب کہ بہت کمزور ہو چکی تھیں تب بھی کوشش کرتیں کہ اپنے کام خود کریں۔ اور گھر کے چھوٹے موٹے کام خود سرانجام دیتیں۔ اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھنا بڑا ضروری خیال کرتیں۔

والدہ صاحبہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب آف ڈسکہ کلاں کی بڑی صاحبزادی اور مکرم میاں اللہ دین صاحب آف موسے والا کی بڑی بہو تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے دو بیٹیاں دو پوتے دس پوتیاں اور سات نواسیاں یادگار کے طور پر چھوڑی ہیں۔ اور سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۶۶:- میں ڈی عبدالغنی ابن SATRIA پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال بیعت 15 7/39 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) رہائشی پلاٹ 200 SQR.MTR مالیتی RP 4.000.000/- (۲) دھان کا کھیت مالیتی RP 1.000.000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ 111.600/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 30.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- D.ABDUL GANI S/O SATRIA. JIN. SIRNASARI 5R+.5/V P.O. BOGOR JAWA BARAT. INDONESIA گواہ شد نمبر ۱- DATU BAGINDO HATU S/O ILYAS DATU FASEBAN DESA SINDANGBARANG INDONESIA گواہ شد نمبر ۲- MASYKUR AHMED S/O REHAN W.NO, 25448. INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۶۷:- میں ڈوڈنگ DUDUNG ظفر احمد ابن محمد ADJIDIN صاحب پیشہ معلم عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۷۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-3-88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 92.275/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- DUDUNG ZAFERAHMED S/O MUHMMAD ADJIDIN. JIN. DAHLIA KEBUN SAYUR 5 BANJARMASIN-70112 KAL-SAL INDONESIA گواہ شد نمبر ۱- JAKA RAHMAN BIN JAENUDIN GANG AL-LAMIN NO. 7. RT. 22 INDONESIA گواہ شد نمبر ۲- ABDUL WAHID BIN H. ABDULLAH W.NO. 10926 INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۶۸:- میں عابدین ابن معصوم پیشہ معلم عمر ۵۸ بیعت ۲۴ ۴/۴۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مالیتی 1.000.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 133.000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- عابدین ابن معصوم صاحب گواہ شد نمبر ۱- J. SOBANDI BIN SARH-ALI۔ گواہ شد نمبر ۲- فضل محمد وصیت نمبر ۲۵۶۷۱ -

مسل نمبر ۲۷۱۶۹:- MISS KATMI DAUGHTER OF AHMAD KARIMUN. پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت 11-11-86 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-4-88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی مالیتی 125.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 45.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ- MISS KATMI BINTI KAMPANG BABAKAN RT. 008/07 NO.17 JAGAKARSA, JAKARATA SELATAN- گواہ شد نمبر ۱- SYARI FUDIN.B. BIN BASHI PASAR MINGGU JAKARTA SELATAN. گواہ شد نمبر ۲- MRS KAMIMO BINTI AHMAD KARIMUN انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۷۱۷۰:- میں مسز سمیعہ زوجہ عبدالعزیز عیسیٰ صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۲۸/۱۱/۷۸ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۱-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر 50.000 RP۔ اس وقت مجھے مبلغ 30.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. SAMIAH W/O ABDUL AZIZ ISA KAMPUNG SARIPIN KECAMATAN CIBEUREM INDONESIA گواہ شد نمبر ۱- ABIDIN S/O PURAWINATE JIN. NA[illegible] WANGI NO. 61 TASIKMALAYA-46124. INDONESIA. گواہ شد نمبر ۲- IBRAHIM S/O M. HANAFI JIN GUNUNG DALEM 24 CITAPEN TASIKMALAY-46113, INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۷۱:- میں عبدالعزیز عیسیٰ ابن PAKIH عیسیٰ صاحب پیشہ پنشنر آرمی عمر ۶۱ سال بیعت 1950ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6/1/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان RP 4.000.000- اس وقت مجھے مبلغ 120.000/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- ABDUL AZIZ ISA BIN PAKIH ISA. KP-SARIPIN, KEC. CIBEUREUM P.O. TASIKMALYA JAWA BARAT INDONESIA گواہ شد نمبر ۱- ABIDIN BIN PURAWINATA INDONESIA. گواہ شد نمبر ۲- IBRALIM S/O MUHAMMAD HANAPI TASIKMALYA. 46113. INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۷۲:- IR. MUMUH AL MUHSIN S/O R.H. BURHAN AFANDI پیشہ ٹیچر عمر ۴۶ سال بیعت ۲۸-۸-۷۸ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان 1/2 حصہ مالیتی RP-1.500.000- اس وقت مجھے مبلغ 171.250/- روپے ماہوار بصورت ملازمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ H. MUMUH AL MUHSIN JIN. RAYA. PANAWAN-GAN-CIAMIS JAWA BARAT IN-DONESIA گواہ شد نمبر۱۔ MUHAMMAD KAMIL K.S. S/O JIN. RAYA CIBO-GOR DESA PANAWANGAN INDO-NESIA. گواہ شد نمبر۲۔ HASAN SANDI S/O ASFRA. DESA SADEWATA CIAMIS INDONESIA.

مسل نمبر ۳۔ ۲۷۱۷۳ KOMBALI KAMALUDIN S/O AMUTMAHMAD پیشہ معلم عمر ۲۸ سال بیعت ۸۲-۱-۱۸ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸/۷/۱۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۴،۰۰۰ روپے ماہوار تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ KOMBALI KAMALUDIN SUKATALI RT. 5/1 SUMEDANG INDONESIA. گواہ شد نمبر۱۔ BUNON AL-UNON USIP SUKITALI-RT 5/1 SUMED-ANG INDONESIA. گواہ شد نمبر۲۔ SAY-ID SUTARJA BIN SANIM IND.

مسل نمبر ۴۔ ۲۷۱۷۴ میں سکینہ بی بی بیوہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ برڑ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۵-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۱۲ ایکڑ زرعی زمین واقع فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۳،۵۲،۰۰۰/- روپے (۲) ۲ ایکڑ زرعی زمین واقع منگو کے ضلع سیالکوٹ مالیتی ۴۰،۰۰۰/- روپے (۳) ایک مکان پختہ برقبہ ۱۰ مرلے مالیتی ۱،۵۰،۰۰۰/- روپے جس میں میرا ۱/۸ حصہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سکینہ بی بی بیوہ چوہدری محمد شریف صاحب۔ فیروز والہ P/O خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱ آفتاب احمد ولد چوہدری محمد شریف فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مسعود احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۵۔ ۲۷۱۷۵۔ میں مسز شاہدہ شریف زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ معلمہ عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 434/B کیمپ نمبر 3 پی اے ایف ضلع مرور ماڑی پور کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۶-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ ۶۰۰۰/- روپے (۲) طلائی زیور اندازاً ۲۰ تولے مالیتی اندازاً ۵۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ معلمہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مسز شاہدہ شریف زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب B-434 کیمپ نمبر 3 P-A-F مسرور ماڑی پور کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ ارشد احمد محمود II C-3 کیمپ کالونی کراچی نمبر 24۔ گواہ شد نمبر۲۔ نذیر احمد صاحب A-434 کیمپ نمبر 3 P-A-F مسرور ماڑی کراچی نمبر 13۔

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

• مکرم نسیم احمد خان ایڈووکیٹ ابن مکرم عبداللہ خان صاحب (ککے زئی) نسیم منزل محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کا نکاح مکرم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر خدام الاحمدیہ نے ۱۳ اکتوبر ۸۹ء محترمہ قدسیہ چوہدری صاحبہ بنت چوہدری اختر احمد صاحب آف فیصل آباد کے ہمراہ بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے

• محترمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ناروے کے بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب قریشی ابن مکرم خلیل احمد صاحب قریشی کے نکاح کا اعلان مکرم نعمت اللہ صاحب بشارت مربی سلسلہ نے ۲۰ ستمبر ۸۹ء کو کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں محترمہ امۃ الصبوح صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان کے ساتھ بعوض ۳۵ ہزار نارویجن کرونز کیا۔ جس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ احباب اس نکاح کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

• مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد مربی سلسلہ کی بیٹی عزیزہ بدر منیر بشریٰ صاحبہ اہلیہ چوہدری حامد احمد صاحب ناصر الفیصل ٹاؤن لاہور چھاؤنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ نومبر ۸۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام احمد علی سرمد تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کا پوتا ہے۔

• مکرم جمیل احمد خان صاحب واقف زندگی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ اکتوبر ۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مناف احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ظریف احمد خان صاحب محلہ دارالفضل کا پوتا اور مکرم رانا لطیف محمد صاحب آف جہلم کا نواسہ ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و درازی عمر سے نوازے۔

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱:۔ مکرم محمد ناصر احمد صاحب شیخوپورہ ۱۰۰/-

۲:۔ محترمہ والدہ صاحبہ زرتشت منیر احمد خان صاحب لاہور ۔ ۲۰۰/- روپے۔

۳:۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر اللہ صاحب ثاقب دالعلوم شرقی ۱۰۰/- روپے

بقیہ:۔ کام کی باتیں

تہذیب یا بدنیتی سے نہیں کہی تو اسے گورنمنٹ سے بچنے کیلئے خدا کے غضب کو اپنے اوپر نہیں بھڑکانا چاہیئے!!

یہ ارشاد فرمانے کے بعد حضور نے یقین دلایا۔

"اگر کوئی شخص اللہ نہ کرے کسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے جسمیں اس کا کوئی قصور نہیں اور وہ بہادری سے اپنے ایمان اور اپنے ضمیر کی پیروی کرتے ہیں اور میرے ساتھ اخلاص رکھنے والی تمام جماعت اسکی ہر ممکن اور جائز مدد کرے گی۔ اور قانونی طور پر جس قدر بھی اسکی تائید کر سکے گی اسکی تائید کرے گی اس شخص کا غم ہمارا غم ہوگا۔ اور اسکی مصیبت ہماری مصیبت۔ لیکن جو شخص بزدلی سے کام لے گا اور اپنے ضمیر کے خلاف جھوٹ سے اپنی مصیبت کو ٹلانا چاہے گا وہ ہم میں جگہ نہیں پائے گا اور خدا کی پاک جماعت اسے اپنی آغوش میں نہیں لے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُوصی کا فرض

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے۔ اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقفِ عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ مُوصی اصحاب اور اُن کی تحریک پر وہ لوگ حِصّہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیّت نہیں کی۔ اور اُن پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں حتیّٰ کہ اُن کے گھر میں کوئی مَرد، کوئی عورت، کوئی بچّہ یا کوئی فرد جو اُن کے اثر کے نیچے ہو یا اُن کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے، پھر ترجمہ سکھانا ہے، پھر قرآن کریم کے معنی، پھر اس کے علوم اور اُس کی حِکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تلاش گمُشدہ

مکرم عبدالغفور صاحب کا بیٹا شاہد پرویز جو کہ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء کو صبح گھر سے سکول پڑھنے کیلئے گیا مگر واپس گھر نہیں آیا۔ تلاش کرنے کے باوجود کوئی پتہ نہ چل سکا۔ بیٹے کا حلیہ درج ذیل ہے۔

شاہد پرویز ولد عبدالغفور

عمر: ۱۴-۱۵ سال۔ طالب علم کلاس نہم۔

قد: تقریباً ۴½ فٹ

بال: سیدھے سیاہ جسم پتلا

رنگ: سانولا۔ سفید قمیض سفید شلوار

پاؤں میں سیاہ رنگ کے بوٹ پہنے ہوئے ہے۔ جس کو پتہ چلے درج ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔

فون نمبر: ۴۱۲

سکندر ماربل سٹور۔ عبدالغفور۔ یادگار روڈ۔ نزد دارالضیافت۔ ربوہ

اولاد کی تربیت

● اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے، اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

● آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینجر)

بقیہ: سادگی

اور فتنے پیدا کرنے والا ہے۔ خواہ اُس کے پاس ایک ہی جوڑا ہو یا دو ہوں۔ پس یہ ہدایت بھی کوئی وقتی ہدایت نہیں بلکہ مستقل ہدایت ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے انسانوں میں سے تفرقہ دور ہو جاتا ہے۔"

(یہ ارشاد حضور نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۴ فروری ۱۹۳۸ء میں فرمایا تھا)

خبریں

مُلکی خبریں

● صدر پاکستان جناب غلام اسحٰق خان نے ۲ دسمبر کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں مرکزی حکومت کی طرف سے مہیا کردہ تقریر کے ڈرافٹ اور خود صدر مملکت کی طرف سے تیار کردہ تقریر کو ملا کر ایک نئی تیار کی گئی تقریر کی جس میں صدر صاحب نے آئندہ منصوبہ بندی کے بارے میں حکومت کی طرف سے مہیا کردہ تفصیلات کا ذکر کیا اور اپنی طرف سے گذشتہ ایک سال میں ہونے والے واقعات کا تجزیہ پیش کیا۔

● انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سلمان قریشی نے اس خبر کو غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پنجاب پولیس نے سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے طیارہ کی تباہی کا سراغ لگا لیا ہے۔

● متحدہ اپوزیشن کے قائد مصطفیٰ جتوئی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ متحدہ اپوزیشن کے رہنما یکم یا دو دسمبر کو صدر غلام اسحٰق خان سے ملاقات کریں گے۔

● ۶ دسمبر کو جہلم میں ہونے والا ایک عوامی جلسہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس جلسے میں بیگم نصرت بھٹو، ملک غلام مصطفیٰ کھر اور کئی وفاقی وزراء نے خطاب کرنا تھا۔ لیکن ۲ دسمبر کو اسمبلی کا اجلاس طلب کئے جانے کے باعث اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

غیر مُلکی خبریں

● بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے کہا ہے کہ وہ ملک میں نسلی امتیازات پیدا ہونے میں ناکام رہے ہیں لہٰذا وہ عوام کا فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ تاہم وہ ملک میں حالت کو بہتر بنانے کے لئے اپنا تعاون پیش کرتے ہیں۔

● اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری پیریز ڈی کوئیار نے کہا ہے کہ فلسطین کے عوام کی حقیقی آزادی کی خاطر کی جانے والی کوششیں ناکافی ہیں۔ ان کوششوں کے دائرہ کار کو وسیع کرنا چاہیئے۔ بدھ کے روز دنیا کے بہت سے ممالک میں فلسطینیوں کے ساتھ یوم یکجہتی منایا گیا۔ ۴۲ سال قبل فلسطینیوں کے حق آزادی کو کچلتے ہوئے اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تھا۔

● اقوام متحدہ کی سماجی کمیٹی نے ایک مسودے کی منظوری دی ہے جس کے مطابق افغان مہاجرین کی وطن واپسی کی کوششوں کو تیز کرنے کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اگلے ہفتے مسودہ جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ مسودے میں تمام ملکوں سے اپیل کی گئی ہے کہ اس راہ میں کی جانے والی کوششوں میں تعاون کریں۔

● السلواڈور کے دارالحکومت سان سلواڈور میں حکومت اور باغی فوجوں کے درمیان دوبارہ لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ باغی فوجیں فوجی ہیڈ کوارٹرز کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ شہر میں افراتفری اور خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔

● روس کے صدر گورباچوف نے حال ہی میں دوبارہ عالمی طور پر فوجوں میں کمی، کیمیاوی ہتھیاروں پر پابندی اور موجود ہتھیاروں کو تباہ کر دینے کی تجویز پیش کی ہے۔